روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 111 | جمعہ 15 محرم الحرام 1418ھ 23 ہجرت 1376ش 23 مئی 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اصل کیمیا تقویٰ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیا گر سے بہت بہتر ہے اس کیمیا گری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے مگر اس کیمیا گری میں دین اور دنیا بھی دونوں سدھر جاتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے ہیں اور کیمیا کی تلاش میں ہی مرجاتے ہیں۔ حالانکہ اس کوچہ میں سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھ نہیں۔ اور ایسا شخص کیے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اصل کیمیا تقویٰ ہے جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 477)

# حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حرم حضرت امام جماعت الثانی رحلت فرما گئیں

## جنازہ جمعہ کی صبح 9 بجے بیت المبارک میں ہو گا

ربوہ : 22- مئی 1997ء۔ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی آج صبح سوا چار بجے فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 78 سال تھی۔

حضرت سیدہ موصوفہ دیر سے بیمار چلی آرہی تھیں لیکن 17- مئی کو طبیعت زیادہ خراب ہو جانے کی وجہ سے انکو فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ لیکن خدائی تقدیر غالب آئی اور حضرت سیدہ اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

آپ کا جنازہ جمعہ کی صبح 9 بجے بیت المبارک میں ادا کیا جائے گا۔

### حالات زندگی

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی اور حضرت سیدہ ام طاہر کے والد محترم حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پوتی تھیں آپ 7- اپریل 1919ء کو بمقام جہلم اپنے ننھیال میں پیدا ہوئیں۔ 1944ء میں میٹرک کے امتحان کے علاوہ قادیان کی دینیات کی دو جماعتیں پاس کیں۔ پھر جامعہ نصرت ربوہ سے ایف اے کیا۔ اور اس کے بعد بی اے میں داخلہ لیا۔ مگر اپنے عظیم خاوند حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی علالت کی وجہ سے تعلیم کا سلسلہ ترک کر دیا اور حضرت صاحب کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالیا۔

آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی حرم پاک ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ 24- جولائی 1944ء کو آپ کا نکاح حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ہوا۔ حضرت صاحب نے ایک ہزار روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضرت صاحب نے خطبہ نکاح میں حضرت سیدہ ام طاہر کی وفات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورت حال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ حضرت ام طاہر کے بچوں کی نگہداشت کے لئے شادی کی ضرورت تھی۔ چنانچہ طے پایا کہ حضرت سیدہ ام طاہر کے خاندان سے رشتہ کیا جائے۔

حضرت بانی سلسلہ کو ملنے والی بعض خدائی خبروں کی روشنی میں یہ بابرکت رشتہ طے پایا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا کہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ کی رہنمائی حاصل کرنے کی طرف توجہ کی گئی تو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ' پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب ایم اے ' اور حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے واضح خوابیں اس رشتہ کے بارے میں دیکھیں۔ چنانچہ جب حضرت مہر آپا کے والد محترم سے اس رشتہ کے بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے کہا ہے کہ مجھے اللہ نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ "بشریٰ بیگم (حضرت صاحب) کے لئے ہے"۔

حضرت مہر آپا کو یہ خاص اعزاز حاصل تھا کہ آپ کے بارے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو ایک رویاء میں یہ خبر دی گئی تھی۔

"ایک فرشتہ آواز دے رہا ہے۔ کہ مہر آپا کو بلاؤ۔ جس کے معنے ہیں محبت کرنے والی آپا"۔

(الفضل یکم اگست 1944ء)

چنانچہ اس رویاء کے مطابق آپ کو جماعت احمدیہ میں "مہر آپا" کے نام سے پکارا جانے لگا۔ آپ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ساتویں اور آخری حرم محترم تھیں۔

### رخصتانہ

حضرت سید مہر آپا کی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے شادی کی تقریب 7- اگست 1944ء کو عمل میں آئی۔

یہ تقریب حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب کی کوٹھی واقع دارالانوار قادیان میں چھ بجے شام منعقد ہوئی۔ حضرت صاحب نے پہلے مردوں میں اور پھر زنان خانے میں جا کر دعا کرائی۔ جس کے بعد خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خواتین حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مہر آپا صاحبہ) کو گاڑی میں بٹھا کر الدار میں لے آئیں۔ 15- اگست 1944ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے بیت مبارک قادیان میں دن کے دو بجے دعوت ولیمہ دی گئی۔ حضرت صاحب ان دنوں ڈلہوزی میں تھے حضرت صاحب کے ارشاد پر دعا حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر مقامی نے کرائی۔ ڈلہوزی میں بھی ایک دعوت ہوئی۔

### دینی خدمت

1947ء میں قیام پاکستان کے بعد آپ نے دینی خدمات میں نمایاں حصہ لینا شروع کیا چنانچہ 1950ء اور 1951ء میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری خدمت خلق اور اس کے علاوہ سیکرٹری تربیت و اصلاح کی خدمت انجام دیں۔

آپ لجنہ کی جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری خدمت خلق ہونے کے علاوہ نائبہ صدر لجنہ مرکزیہ کے عہدے پر فائز رہیں۔

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی ایک نمایاں صفت غریبوں اور مسکینوں سے ہمدردی اور مہمان نوازی تھی۔ آپ کی زندگی دین حق اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں وقف رہی۔

حضرت سیدہ موصوفہ بہت نیک متقی اور راستباز خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات ہر لحظہ و ہر آن بڑھاتا رہے۔

آمین۔

ooo

## نکاح

○ مکرمہ ڈاکٹر عظمیٰ ماجد صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر عبدالماجد حامد صاحب کا نکاح ہمراہ مکرم عبدالباسط ملک صاحب ولد ملک عبدالحمید صاحب مورخہ 25- اپریل 1997ء کو مکرم مولانا شیخ نور احمد منیر صاحب نے بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں -/70000 روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیزہ محترم ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب راولپنڈی کی پوتی اور ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی نواسی ہے جبکہ دلہا محترم ملک عبدالغنی صاحب کنجاہ کا پوتا ہے۔ احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## ولادت

○ مکرم مرزا ظفر محمود صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے 24 اپریل 1997ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بچے کا نام عادل محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مرزا نذیر احمد صاحب ورانٹ آفیسر (ریٹائرڈ) محلہ دارالعلوم غربی ربوہ کا پوتا اور مکرم خواجہ صفی الدین قمر صاحب انسپکٹر مال آمد کا نواسہ ہے نیز نومولود مولانا قمر الدین فاضل صدر اول خدام الاحمدیہ کا پڑنواسہ ہے۔ احباب سے نومولود کے نیک صالح باعمر سعادت مند خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

## کامیابی

○ مکرم محمد صدیق شاہد گورداسپوری نائب وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری نواسی عزیزہ ثمینہ قمر بنت مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت نے مڈل سٹینڈرڈ امتحان 1997ء میں 720/800 حاصل کر کے تحصیل چنیوٹ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزہ گورنمنٹ نصرت گرلز سکول ربوہ کی طالبہ علم ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی بچی کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت کرے اور اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

**موت کا اعتبار نہیں کہ کب آجاوے اس لئے انسان کو نڈر نہیں ہونا چاہئے**

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

23- ہجرت 1376 ہش 23- مئی 1997ء

# خدا کی طرف میلان رکھئے

انسانی فطرت کچھ ایسی نہج پر واقع ہوئی ہے کہ وہ نیکی کرے تو اسے نیکی اچھی لگنے لگتی ہے اور گناہ کرے تو اسے گناہ بھی اچھا لگنے لگتا ہے۔ نیکیوں کی عادت پڑ جائے تو انسان گناہ کے قریب بھی نہیں جانا چاہتا اور گناہوں کی عادت پڑ جائے تو اسے نیکی کا خیال بھی نہیں آتا۔ بار بار توجہ دلانے کے باوجود وہ گناہ میں ملوث رہتا ہے۔ یہ نہ بھی کہے کہ اسے گناہ میں مزا آتا ہے تو صاف دکھائی دیتا ہے کہ وہ گناہ اس آسانی اور اس خوشدلی سے کرلیتا ہے کہ اسے ضرور مزا بھی آتا ہوگا۔ پس نیکی اور گناہ دونوں ایسے ہیں کہ اپنی اپنی جگہوں پر انسان کے لئے مزے کا باعث بن سکتے ہیں۔ نیکیاں کرتے کرتے انسان بہت بڑا نیک انسان بن سکتا ہے اور گناہوں میں ملوث ہو کر وہ اپنی زندگی کو گناہگاری کی راہ پر گامزن کردیتا ہے اور پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا۔ اسی لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ انسان نیکی اور گناہ کا علم حاصل کرے اور اپنے آپ کو نیکیوں کی طرف مائل رکھنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ یہ کوشش کرے گا تو یقیناً نیکیوں کے راستے پر قدم مارتا چلا جائے گا۔ ہر لحہ اور ہر قدم پر گناہ سے بچے گا۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے نیکی اور گناہ کے علم کی ضرورت ہے۔ اور ان دونوں باتوں کے منبع کی طرف بھی جانا لازمی ہے۔ نیکی کہاں سے ملتی ہے۔ نیکی کی عادت کس طرح پڑتی ہے گناہ کس طرح پیدا ہوتا ہے اور کیوں انسان گناہوں میں ملوث ہو کر گناہ گار بنتا چلا جاتا ہے۔ ان دونوں باتوں پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف میلان نیکی ہے اور اس سے دوری گناہ ہے۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف میلان رکھے گا وہ اس کے احکام مانے گا۔ ان کی پیروی کرے گا۔ اپنی زندگی کو ان کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے گا۔ اور اس طرح وہ نیکیوں کا عادی بن جائے گا۔ جس شخص کا خدا کی طرف میلان نہیں ہوگا وہ اس دنیا کی عارضی چیزوں کو اپنے لئے انتہائی لازم گردانتا ہوا ان کے پیچھے دوڑے گا اور ان کے حصول کو ہی اپنی زندگی کا مقصد بنا کر خدا تعالیٰ سے پرے ہٹتا چلا جائے گا۔

پس معلوم ہوا کہ نیکیاں کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف میلان ہونا نہایت ضروری ہے۔ اور میلان کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت ہو میلان تو آخر اسی کی طرف ہوتا ہے جس سے تعلق ہو۔ اگر خدا تعالیٰ سے محبت دل میں پیدا کرلی جائے تو اس کی طرف میلان بڑھتا چلا جائے گا اور خدا تعالیٰ بھی اپنے فضل اور احسان سے اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے گا کہ پھر وہ پیچھے ہٹنے کا نام نہیں لے گا۔ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ اور اس طرح وہ خدا کا ہو جائے گا اور خدا اس کا ہو جائے گا وہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردے گا۔ اور جب انسان عاجزی اور انکسار کے ساتھ اپنے آپ کو کسی کے سپرد کردیتا ہے تو دوسرا شخص اس کی پوری طرح پشت پناہی کرتا ہے۔ انسان ہو تو وہ بھی ایسا کرتا ہے اور خدا کی بات کی جائے تو وہ بھی ایسا کرتا ہے۔ جہاں تک سپرد کردینے کا تعلق ہے یہ بات خدا تعالیٰ کے احکام ماننے سے تعلق رکھتی ہے۔ جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ کریں۔ اور اس کی دو وجوہات سامنے آتی ہیں۔ ایک تو اس لئے کہ وہ خالق کل ہے ہماری کنہ کو جانتا ہے ہماری بہبود میں دلچسپی رکھتا ہے وہ جو کچھ ہمیں کہتا ہے وہ ہمارے فائدے کے لئے ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے محبت کرتے ہوئے اس کے احکام کو ماننے کو خود ہی جی چاہے گا۔ جس سے ہم محبت کرتے ہیں۔ اس کی تو بعض اوقات غلط بات بھی مان لیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تو کوئی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ پھر ہم اس کی سب باتیں کیوں نہ مانیں گے۔

پس یہ دو وجوہ ایسی ہیں کہ ان کی بناء پر ہمیں خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہوتی ہے اور بڑھتی بھی ہے اور اس کی اطاعت میں بھی ہم آگے سے آگے قدم مارنے لگتے ہیں اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ ہمارے لئے وہ سب کچھ کرتا ہے جو ہماری زندگی کو بہتر بنائے اور جہاں تک زندگی کا تعلق ہے اگرچہ بظاہر ہم اس دنیا کا ذکر کرتے ہیں لیکن یہ دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے۔ یہاں ہم جو کچھ کرتے ہیں۔ یا جو کچھ حاصل کرسکتے ہیں وہ دوسری دنیا میں کام آنے والی بات ہے۔ جیسے ہم یہاں سے جائیں گے ویسے ہی وہاں اپنے آپ کو پائیں گے۔ اگر یہاں ہمارا میلان خدا کی طرف اور نیکیوں کی طرف ہوگا اور گناہ سے ہم بیزار ہوں گے تو یقیناً دوسری دنیا بھی ہمارے لئے بہتر ثابت ہوگی۔ لیکن اگر یہاں ہم اس بات کی پرواہ نہ کریں اس عارضی عرصہ حیات کو جو بہت ہی چھوٹا ہے اس طرح گزاریں کہ اسی دنیا کے ہو کر رہ جائیں اور خدا کی طرف دھیان نہ دیں تو دوسری دنیا بھی ہمارے لئے بہتر ثابت نہ ہوگی۔

پس اس دنیا کو اور اگلی دنیا کو اپنے لئے بہتر بنانے کے واسطے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم یہاں وہ کچھ کریں جو خدا تعالیٰ کو منظور ہو۔ اس کی منشاء پر چلیں اس کے احکام کی پیروی کریں اس سے محبت کریں اور اسی کی طرف اپنا جھکاؤ رکھیں۔ دراصل جھکاؤ ایک ایسی بات ہے جس سے انسان کے کام میں تسلسل آجاتا ہے۔ جھکاؤ نہ ہو تو کبھی نیکی کے کام کرلئے اور کبھی انہیں چھوڑ دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف جھکاؤ ہو تو انسان نیکیوں پر ہی قدم مارتا ہے اور خدا کے قریب سے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور خدا اس کے اتنا قریب آجاتا ہے نہ صرف باطنی طور پر بلکہ ظاہرا طور پر بھی کہ انسان نہ صرف محسوس کرنے لگتا ہے بلکہ دوسرے لوگ بھی اس بات کو پوری طرح محسوس کرلیتے ہیں کہ اس شخص کا تعلق خدا تعالیٰ سے بہت قریبی ہے۔

پس آیئے ہم نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف رجحان رکھیں اسی کی طرف ہمارا میلان ہو اور گناہوں سے ہم بیزار رہیں۔ اور یہ بیزاری حقیقی بے زاری ہو۔ کیونکہ جس بات سے انسان حقیقی طور پر بے زار ہوتا ہے اس کے قریب بھی نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہمارا میلان اسی کی طرف رہے۔ اس دنیا میں بھی ہم اچھی زندگی بسر کرسکیں اور اگلی دنیا میں بھی جو کچھ ہمیں ملے وہ اچھا ہی اچھا ہو۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

ختم جس کا جس جگہ پر آب و دانہ ہو گیا
اک ذرا سا بیٹھ کے، آگے روانہ ہو گیا
زندگی کی جس قدر بھی ہو حفاظت کیجئے
موت یوں آئے گی جیسے اک بہانہ ہو گیا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

انور ندیم علوی ایڈووکیٹ

# محترم چوہدری احمد مختار صاحب

پہلی مرتبہ ہم نے چوہدری احمد مختار صاحب (سابق) امیر کراچی کو سن ساٹھ کی دہائی میں دیکھا آپ نواب شاہ ضلع کے علاقائی اجتماع میں تشریف لائے تھے آپ کی تقریر کا عنوان انسانی نفس کی تین حالتوں (نفس امارہ نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ) سے متعلق تھا آپ کی تقریر کا عنوان دیکھ کر ہمیں دوہری حیرت ہوئی۔ ہم اس وقت اطفال میں تھے میٹرک کے طالب علم۔ اپنی کم عمری اور کم علمی کی بناء پر ہم نے یہ سمجھا کہ اس قسم کے دقیق مضامین کے لئے تو کسی بہت بڑے عالم فاضل کی تقریر ہونی چاہئے تھی۔ دوسری حیرت آپ کی تقریر سن کر ہوئی کہ محترم چوہدری صاحب اس قدر علم رکھتے ہیں اور ہماری کم سنی کی کم علمی اس طرح دور ہو گئی کہ علم وادب کے لئے صرف مخصوص اداروں سے ڈگری حاصل کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ دوسری دفعہ ہم نے چوہدری صاحب کو جمالپور ضلع خیرپور میں دیکھا۔ 1974ء میں جب قومی اسمبلی نے پاکستان کے احمدیوں کے خلاف فیصلہ کیا تھا تو اس کے بعد پیر عبدالقادر شاہ جیلانی نے چوہدری عبداللطیف آف جمالپور سے شکوہ کیا کہ آپ لوگوں نے الیکشن میں ہماری مدد کی تھی مگر اب آپ کسی کام کے لئے بھی ملنے ہی نہیں آتے۔ چوہدری عبداللطیف احمد نے مذکورہ فیصلے کا حوالہ دیا تو پیر صاحب نے فرمایا کہ وہ ایک سیاسی مصلحت کا فیصلہ تھا ہم آپ کی عزت پہلے سے بھی بڑھ کر کرتے ہیں۔ میں خود آپ کی گوٹھ میں حاضر ہو کر آپ کی دعوت کھاؤں گا تاکہ ہمارے لوگوں میں اگر کوئی غلط فہمی اس فیصلہ کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہو تو دور ہو سکے۔ چنانچہ اس دعوت میں ضلع نواب شاہ اور خیرپور سے قریباً تمام معروف احمدی شامل ہوئے اور کراچی سے محترم چوہدری صاحب کے ساتھ کیپٹن افتخار (سیشن جج) صاحب اور کچھ دیگر دوست تھے۔ پہلی دفعہ ہم چوہدری صاحب کی علمی قابلیت کے معترف ہوئے تھے دوسری دفعہ آپ کی انتظامی صلاحیتوں اور حالات حاضرہ پر آپ کی گہری نظر کا علم ہوا۔

سن (80) اسی کی دہائی میں محترم چوہدری صاحب سے متعدد دفعہ ملاقات ہوئی۔ براہ راست آپ سے ملنے اور جماعتی امور سے متعلق ہدایات لینے کی سعادت ملی۔ خاکسار اس وقت قائد ضلع نواب شاہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہا تھا مکرم سید رشید احمد طارق سابق قائد ضلع کراچی کو قائد علاقہ سندھ کے امور سپرد کئے گئے تو کراچی میں قریباً ہر ماہ تواتر سے گیسٹ ہاؤس میں محترم چوہدری صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل رہتا۔ جب میں نے سید رشید طارق (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) سے پوچھا کہ جماعتی امور میں کیا وجہ ہے کہ خدام الاحمدیہ کراچی ہر بار پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرتی ہے تو آپ نے برملا کہا تھا کہ یہ سب محترم چوہدری صاحب امیر کراچی کی ہدایات۔ توجہ راہنمائی اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ ضلع نواب شاہ میں بھی محترم رشید طارق صاحب نے انہی لائنوں پر مجھے کام کرنے کا سلیقہ اور گر بتایا۔ نتیجتاً اللہ تعالیٰ کے فضل سے قیادت ضلع نواب شاہ کو پورے پاکستان میں 1982ء میں دوم اور 1983ء میں سوم آنے کا شرف حاصل ہوا۔

88-1987 میں جلسہ سالانہ لندن یو۔کے کے لئے ویزا کے حصول کی خاطر خاکسار کراچی گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرا ہوا تھا۔ رات میں نے مکرم منظور شاد صاحب جنرل سیکرٹری کو انٹرویو کا بتا دیا تھا۔ انہوں نے ڈرائیور کو شاید نہ بتایا۔ یا پھر خود ڈرائیور بھول گیا۔ صبح روانگی کے وقت محترم چوہدری صاحب نے پوچھا "علوی صاحب؟ آپ ابھی تک گئے نہیں؟" میں نے جواب میں عرض کیا کہ چوہدری صاحب میں ٹیکسی پکڑ کر چلا جاتا ہوں کیونکہ ڈرائیور ابھی تک نہیں پہنچا۔ چوہدری صاحب نے اسی وقت فون ملانے کو کہا۔ مگر ڈرائیور نہ ملا۔ بیچارو گاڑی کی چابی میرے حوالے کی اور کہا آپ خود چلے جائیں۔ میں نے اصرار کیا کہ میں ٹیکسی لے کر چلا جاتا ہوں مگر فرمایا دیر ہو جائے گی۔ مجھے گاڑی چلانے میں ذرا تذبذب تھا کیوں کہ میں کراچی کے راستوں سے بھی زیادہ واقف نہ تھا۔ محترم چوہدری صاحب کی صحت ان دنوں بھی کافی کمزور تھی مگر آپ نے اسی حالت میں چپل گھسیٹ کر پہنی (مجھے وہ سین آج بھی یاد ہے میں دل میں شرمندہ بھی ہو رہا تھا) اور خود گاڑی اسٹارٹ کر کے مجھے بیٹھنے کے لئے کہا۔ میں ڈرتے ڈرتے آپ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گاڑی ابھی گیٹ سے نکل رہی تھی کہ ڈرائیور موٹر سائیکل پر آگیا۔ اور اس طرح مجھے سکون محسوس ہوا۔ کیونکہ میری وجہ سے محترم چوہدری صاحب کو اس قدر خوامخواہ پریشانی ہوتی۔ عام حالات میں یہ ایک معمولی واقعہ ہے مگر اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرت بانی سلسلہ کے مہمانوں کے لئے محترم چوہدری صاحب کا برتاؤ کیسا تھا۔ 1984ء کے بعد جب عمومی کام میں بے حد اضافہ ہو گیا تھا ہمیں اس دور میں محترم چوہدری صاحب کی شخصیت کو قریب سے دیکھنے کے متعدد مواقع ملے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے علم وادب کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ انتظامی صلاحیتیں عطا کی تھیں۔ بات کو سمجھ کر فوراً فیصلہ کرنے کی صلاحیت آپ میں بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ زندگی بہت سادہ تھی۔ عمر کے آخری حصہ میں پیرانہ سالی کے باوجود حضرت بانی سلسلہ کی کتب کا انڈیکس اور ریفرنس تیار کرتے رہے۔ چیئر پر بیٹھے ہیں۔ دوائیاں ساتھ رکھی ہوئی ہیں۔ کتابیں بھی دیکھ رہے ہیں اور ساتھ ساتھ انتظامی امور بھی نمٹا رہے ہیں۔ سندھ اور بلوچستان کے احمدی احباب کے مسائل کے لئے محترم چوہدری صاحب کو ان دو صوبوں کا صوبائی امیر مقرر کیا گیا تھا۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب سے ہمارا رشتہ داری کا تعلق بھی ہے مگر آپ کے ساتھ آپ کی زیرہدایت قیادت ضلع نواب شاہ کی ذمہ داری میرے لئے زیادہ باعث افتخار ہے بعد میں امیر ضلع نواب شاہ کی حیثیت سے بھی خدمت کا موقعہ ملا۔

جب ایم۔ٹی۔اے کی نشریات شروع ہوئیں تو حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں مبارکباد کے لئے عزیزہ فوزیہ اکرم علوی کی طرف سے طلائی کڑے اور ہم اپنی نظم "آغاز ہو مبارک" لے کر محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب کو بلایا۔ طلائی کڑے ان کو دیئے اور ان کا وزن وغیرہ کرا کر قیمت لگوائی۔ نظم لے کر پڑھی اور بہت تعریف کی (مجھے بعد میں پتہ چلا کہ محترم چوہدری صاحب خود بھی بہت اچھے شعر کہنے والے ہیں) رسید ہمیں دینے کے بعد کافی دیر ایم۔ٹی۔اے کے حوالے سے گفتگو ہوتی رہی۔ جیسا کہ پہلے ہم لکھ چکے ہیں ہمیں متعدد بار کراچی "گیسٹ ہاؤس" میں ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ محترم چوہدری صاحب جماعتی مہمانوں کی آمدورفت کا اور اس سلسلہ میں جملہ انتظامات کا بڑی توجہ سے خیال رکھتے۔

اگرچہ جماعت احمدیہ کا تنظیمی ڈھانچہ کافی پرانا ہے اور چوہدری احمد مختار صاحب سے قبل سابقہ امراء صاحبان نے اپنے دور میں اس کی مضبوط بنیاد فراہم کی تاہم اس تنظیمی ڈھانچے کو آگے بڑھانے سنوارنے اور مزید نکھارنے میں محترم چوہدری صاحب کی خدمات بھی بہت اہم ہیں۔ جماعت احمدیہ کے آئمہ کرام کی اطاعت اور ان کے لئے فدائیت آپ کی خاص صفت تھی۔ چوہدری احمد مختار صاحب درویش منش (جماعتی) امیر تھے مگر دنیاوی رتبے کے بڑے سے بڑے امیر کو خاطر میں نہ لانے والے دلیر شخص ایک لمبا عرصہ سلسلہ کی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کا بحری اور فضائی راستہ اور رابطہ کراچی کے ذریعہ سے ہے۔ ہر روز۔ ہر رات۔ ہر وقت۔ حضرت بانی سلسلہ کے غلام اور مہمان کراچی آ رہے ہیں یا کراچی سے روانہ ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب کی ذمہ داریوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے دیوانوں کی طرح محبت کرنے والے تھے۔ مکرم چوہدری صاحب کی افسانوی محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آخری وقت تک گیسٹ ہاؤس کا ایک خاص کمرہ ہر وقت سجائے رکھتے کہ نہ جانے کب اچانک حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع تشریف لے آئیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ محترم چوہدری احمد مختار کی مغفرت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

ہماری تاریخ

# حیدر آباد دکن میں طوفان 1908ء

## حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی احباب جماعت سے محبت

حیدر آباد دکن میں ایک شدید طوفان آیا جس کی وجہ سے متعدد محلوں کے تمام مکانات بیخ و بن سے اکھڑ گئے اور ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں۔ حضرت امام جماعت الاول نے اپنی جماعت کے حالات دریافت کرنے کے لئے کئی رجسٹرڈ خطوط اور تار روانہ فرمائے جو اس افراتفری کے عالم میں جماعت کو نہ مل سکے۔ اس پر آپ نے گھبرا کر جناب مولوی ابو سعید صاحب عرب کو جماعت کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ آپ کی اس کرم فرمائی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے حیدر آباد کی جماعت نے جو عریضہ آپ کی خدمت میں لکھا اس کی ایک نقل ایڈیٹر صاحب "بدر" کی خدمت میں بھی بھیجی۔ اس عریضہ سے چونکہ اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ آپ کو اپنی جماعت سے کس قدر محبت تھی اور اس کی صحت و سلامتی کی آپ کو کس قدر فکر دامنگیر رہتی تھی۔ اس لئے اس کا اہم حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"جماعت احمدیہ حیدر آباد حضرت (امامت) پناہی کا کس زبان سے شکریہ ادا کرے۔ کہ ان ایام نمونہ حشر میں بکمال شفقت و مرحمت کئی رجسٹرڈ خطوط و تار روانہ فرمائے۔ مگر افسوس کہ بسبب بدامنی کے وہ ہم تک پہنچ نہ سکے اور نہ ان کا جواب دیا گیا مگر پھر خاص شفقت قلبی و ہمدردی آخر کار یہ کئے بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابو سعید صاحب کو اس قدر دور دراز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لا کر باوجود اپنی علالت کے فرائض مفوضہ کو بخوبی ادا کیا اور ہر ایک احمدی بھائی کو تسلی و تشفی دینے سے احمدی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا۔ اور حضرت امامت مآب کا یہ پیغام بھی پہنچایا کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانماں برباد ہو گیا ہو تو ان کو اگر وہ چاہیں فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم ان کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور رہے گی مگر یہ خبر یقیناً حضرت صاحب اور دیگر عمائدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہو گی کہ باوجودیکہ اکثر احمدیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے جو فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعشیں برآمد ہوئیں اور ان محلوں کے تمام مکانات بیخ و بن سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے۔ مگر ایک احمدی بھی بلکہ ان کے متعلقین میں سے ایک بھی اس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ (تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدر آباد بکمال ادب بارگاہ امامت میں گزارش پرداز ہے کہ عالی جناب ہم بیکسوں اور دور افتادوں کے حق میں دعا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر میاں محمد افضل

# 23- مارچ اور پھول میلہ

قوموں اور ملکوں کی تاریخ میں بعض دن اہم ہوتے ہیں۔ وہ دن جب اہم فیصلے کئے گئے' جب اہم واقعات ظہور پذیر ہوئے' جب اہم کارنامے سرانجام دیئے گئے۔ پاکستان کی تاریخ میں 23 مارچ ایک اہم سنگ میل ہے اور ہم اسے بڑی باقاعدگی' بڑے اہتمام اور بڑے فخر سے مناتے ہیں۔ آج 23 مارچ کو صبح طلوع ہوئی' اس نے کچھ یادیں تازہ کیں' کچھ جوش وجذبہ ابھارا اور کچھ اندرونی تلاطم سے بھی سامنا ہوا۔ آیئے اس میدان میں چلتے ہیں جو کسی زمانہ میں منٹو پارک تھا اور آج وہاں قرارداد پاکستان کا یادگاری مینارہ پچپن سال کی تاریخ اپنے دامن میں سموئے بڑے فخر سے سر اٹھائے ہوئے ہے۔ آج وہاں بہت رونق ہے۔ موسم بھی خوشگوار ہے' فراغت بھی ہے اور اندرون لاہور کے چھوٹے چھوٹے مکانوں سے نکلنے کا اچھا موقعہ بھی۔ پارک میں بہت رونق ہے۔ بچے رنگین پر کشش لباسوں میں ملبوس دوڑ بھاگ رہے ہیں' ہر سوچ و فکر سے آزاد۔ چہروں سے معصومیت جھلکتی ہوئی' خوشی اور مسرت چھلکتی ہوئی۔ بچے آزاد فضا میں سانس لیتے ہوئے۔ کلیلیں کرتے ہوئے۔ قہقہے اڑاتے ہوئے۔ بے فکری' بے تکلفی' خوشی و مسرت۔ ماں باپ کے چہرے چمکتے ہوئے۔ ماتھے دمکتے ہوئے۔ فضا اس آزادی کی صبح کی عکاسی کرتی ہوئی جس نے آج سے پچپن سال قبل اسی جگہ پر جنم لیا۔ لیکن یہ کیا کہ وہ مینار جو اس تاریخ ساز لمحے کی یادگار کے طور پر وجود میں آیا اس پہ ایک گہری خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ نہ جانے یہ کن سوچوں میں گم ہے۔ اس معطر' اس خوشگوار' اس پرمسرت فضا میں یہ سر نیوڑائے ہوئے کیوں ہے؟ اگر اسے قوت گویائی مل جائے تو شاید کچھ یوں گویا ہو "آخر میں مغموم کیوں نہ ہوں۔ وہ جن کی وجہ سے میں وجود میں آیا وہ تو اللہ کو پیارے ہوئے۔ خاک میں کیا صورتیں ہوں گی جو پنہاں ہوگئیں۔ انہیں تو آخر جانا ہی تھا۔ وہ تو رخصت ہوئے مگر ان کے ساتھ وہ جذبہ' جس کو انہوں نے بیدار کیا تھا وہ بھی فضا میں تحلیل ہو گیا۔ میری متلاشی نگاہیں چاروں طرف گھوم رہی ہیں لیکن مجھے تو آج ان ہنستے مسکراتے لوگوں میں ایک بھی ایسا نہیں دکھائی دے رہا جو اس جذبے سے کشاں کشاں یہاں آیا ہو۔ ایک بھی نہیں جو تجدید عہد کے لئے تیار نظر آئے' ایک بھی نہیں جو اچھل کود چھوڑ کر ماضی میں جھانکے اور اس یادگار جلسہ کی یاد تازہ کرے۔ کیا آج بھی میرے پاس پہنچ کر اس یاد کو تازہ کرنے والا نہیں؟ میں پھول سے بچوں کو دیکھ کر خوش تو ہوں۔ وہ اس ملک کے خوبصورت پھول ہیں۔ اللہ کرے یہ پھول ہمیشہ مسکراتے رہیں لیکن کہاں گئی وہ خوشبو جو فضا کو معطر کرے؟ کہاں گئے وہ لوگ جنہوں نے میرے پاس پہنچ کر اس عہد کو دہرانا تھا۔ کہاں گئے وہ محب وطن انسان جنہوں نے ان ننھے منھوں کو اپنی تاریخ سے آشنا کروانا تھا۔ یوں تو کچھ اکابرین چلتے پھرتے نظر آئے اور ایک وقت ایک ریلا بھی آیا۔ ایک جم غفیر نے بھی گھیرا ڈالا۔ مگر میری نگاہیں ترستی رہیں کہ کوئی اس جگہ کھڑا ہو کے تاریخ کے ورق الٹے اور نوجوان نسل کو یہ بتلائے کہ آج سے پچپن سال قبل مولوی فضل الحق صاحب نے کیا کہا اور بانی پاکستان قائداعظم نے کس جوش وجذبہ سے ان محرکات کی نشاندہی کی جس کی بنا پر ایک نئے ملک کی بنیاد ڈالی گئی۔ ایسے میں میں مغموم کیوں نہ ہوں۔ مجھ پہ اداسی کیوں نہ چھائے اور سر احساس شرمندگی سے کیوں نہ جھک جائے۔"

ارے پگلے چھوڑ ان سوچوں کو۔ چھوڑ اس انتظار کو۔ آج یہاں کوئی نہیں' کوئی نہیں' آئے گا' جو تمہارے تسکین قلب کا موجب بنے۔ آج مرکز نگاہ تم نہیں بلکہ گلبرگ ہے' وہ گلبرگ جہاں بڑے بڑے لوگ آباد ہیں۔ کون بڑے لوگ اور کیسے بنے وہ اتنے بڑے؟ چلئے جانے دیجئے اس بات کو۔ اس میں بہت سے پردہ نشینوں کے نام آ جائیں گے۔ چھوڑیں اس بے کار کی سوچوں کو۔ آیئے چلتے ہیں۔ گلبرگ کے مین بلیوارڈ پر۔ آج سب راستے اسی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ سب کاریں ادھر ہی کا رخ کئے ہوئے ہیں۔ گہما گہمی ہے۔ لوگوں کا تانتا بندھا ہوا' کاروں کا جمگھٹا' ایک جم غفیر اور کیوں نہ ہو آج یہاں ایک بہت ہی خوبصورت پھول میلہ ان سب کا منتظر ہے۔ چند ہی دنوں میں یہاں کا نقشہ ہی بدل گیا۔ بلکہ کل رات تک چپکے چپکے قناتوں کے پیچھے چھپا چھپا کر اس خطے کو مزین کیا جا رہا تھا۔ ایسی ڈیکوریشن شاید ہی کسی اور شہر میں دیکھنے میں آئی ہو۔ دلکش' متنوع اور حسین۔ ایک سے ایک چیز بڑھ کے۔ گیٹ وہ روایتی گیٹ نہیں بلکہ یہ حسین پہرے دار جو سڑک کے دونوں جانب بصد احترام ایستادہ ہیں یہ کوئی بیس فٹ اونچے خوبصورت پھول اور پتے ہیں۔ کیا خوبصورتی ہے۔ کتنی جاذب نظر ہے ہر شے! جی چاہتا ہے دیکھتے چلے جائیں۔ کہیں تتلیاں' کہیں پریاں' کہیں ڈینوسار' کہیں چڑیاں اور طوطے' ایک درخت کی طرف بے شمار للچائی ہوئی نظریں اٹھ رہی ہیں۔ کچھ انگلیاں خود بخود حرکت میں آگئیں گویا وہ پتنگ کی ڈور سے کھیل رہی ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ اس درخت پہ کوئی سو کے قریب پتنگیں' رنگین اور خوبصورت پتنگیں لٹک رہی ہیں۔ آگے دیکھئے چڑیا گھر کا ایک حصہ اڑ کے یہاں پہنچ گیا۔ مگر ہرن' جو پنجروں میں بند ہیں' بڑے ہی پریشان دکھائی دیتے ہیں کیونکہ اتنی بہت سی روشنیاں ان کی آنکھیں چندھیانے کے لئے روشن کر دی گئی ہیں۔ وہ حیران ہیں کہ کیوں اتنے بہت سے لوگ انہیں رات کے وقت تماشہ بنائے ہوئے ہیں۔ کیا ہمیں قید کرکے اور ہمارا مذاق اڑا کر آپ اپنی آزادی منا رہے ہیں؟ یہی ہے آپ کی انسانیت؟.... اچھا بھئی مجھے معاف کرنا مجھے تو ابھی بہت سی چیزیں دیکھنا ہیں۔ آگے کچھ اور پرندے اور جانور ہیں۔ لیکن یہ محض روشنیوں سے بنے ہوئے' چمکتے ہوئے جانور ہیں۔ سکولوں کا جذبہ مسابقت واضح ہے۔ ہر سکول نے کوشش کی ہے کہ اس کو الاٹ شدہ قطعہ زمین دوسرے سے بہتر طور پر سنور جائے۔ پہاڑ و دریا نظر آرہے ہیں۔ جھولے لٹک رہے ہیں۔ گاڑیاں چل رہی ہیں۔ پھولوں نے مختلف روپ دھار رکھے ہیں۔ پھول ہی پھول۔ شاخوں سے جھولتے ہوئے پھول' مصنوعی بھی اور اصلی بھی' گملوں سے سر ابھارتے ہوئے پھول' درختوں سے لٹکتے ہوئے پھول' دلوں کو لبھانے والے پھول' ایک جگہ پہ اتنے بہت سے پھول۔ لاہور کی نرسریاں اجڑ گئیں تا پھول میلے میں بہار آسکے۔ پھر پھولوں کے پیش کرنے کے انداز۔ ان کی ترتیب کے کئی نمونے۔ اتنی محنت اس سجاوٹ میں جھونک دی گئی ہے تو کیوں یہ خطہ وقتی طور پر جنت ارضی نہ بن جائے مجھے تلاش تھی کہ اس رنگ و نور کے سیلاب میں' اس ست رنگی کہکشاؤں کے علاقہ میں' ان چمکتی دمکتی روشنیوں کی دنیا میں کیا کہیں وہ بھی ہیں جن کے نام پہ یہ میلہ منعقد کیا گیا؟ قرارداد پاکستان کی ایک جھلک تو نظر آئی اور آخر قائداعظم اور محترمہ فاطمہ جناح بھی نظر آگئیں۔ مگر اس چمکتی' جگمگاتی' دل لبھاتی روشنیوں میں ان کے حصہ میں ایک بلب بھی نہ آیا۔ پھولوں کو تو روشنی کی ضرورت تھی۔ کیونکہ پھول ہی پھول میلہ کے مرکزی کردار ہو سکتے ہیں۔ مگر ان راہنماؤں' ان

باقی صفحہ 7 پر

حافظ عبدالحلیم

# خوف کا امن میں بدلنا

گزشتہ دنوں میرے دو قریبی دوستوں نے تائید خداوندی اور حفاظت نصرت الٰہی کے واقعات جو ان کے ساتھ اسی مہینہ میں پیش آئے بیان کئے۔ خاکسار احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے بیان کر رہا ہے۔ مکرم نعیم اقبال صاحب مربی سلسلہ بیان فرماتے ہیں کہ خاکسار پچھلے دنوں بہاولنگر سے بذریعہ بس مرکز سلسلہ آرہا تھا۔ رات کا وقت تھا۔ راستے میں ڈاکوؤں نے روکاٹیں کھڑی کرکے بس رکوانے کی کوشش کی۔ ڈرائیور نے عقل مندی اور جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بس قدرے آہستہ کی اور روکاوٹوں کے عین اوپر آکر تیز کر دی یہ سب اتنی تیزی سے اور اچانک ہوا کہ ڈاکوؤں کو سنبھلنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ انہوں نے پیچھے بس پر فائر کیا۔ قدرت خداوندی سے فائر سیف گارڈ پر لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہر شر سے محفوظ رکھا۔ مجھے فوری طور پر حضرت امام جماعت الرابع کا حالیہ دنوں کا خطبہ یاد آگیا جس میں میری جان سے پیارے آقا نے کلام الٰہی کی تشریح کچھ اس طرح فرمائی تھی۔ کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خوف پیدا نہیں ہوں گے۔ بلکہ خوف پیدا ہوتے ہیں اور ہوں گے لیکن خداتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان خوفوں کو امن میں تبدیل فرمادے گا۔" حضرت بانی سلسلہ کیا خوب فرماتے ہیں۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی [illegible]م ہے۔

دوسرا واقعہ ایک داعی الی اللہ مکرم محمد ارشد صاحب مانگٹ کے ساتھ پیش آیا۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اپنے ایک دوست مکرم ہادی صاحب کے ساتھ لاہور سے مرکز سلسلہ آرہا تھا کہ خانقاہ ڈوگراں کے قریب ایک ہوٹل پر کھانے اور عشاء کی ادائیگی کے لئے رکے۔ ہوٹل والوں نے فلم لگائی ہوئی تھی ہم نے انہیں کہا کہ اگر ہم اس سے بہتر چیز آپ کو بتائیں تو کیا آپ ٹی وی بند کردیں گے ہوٹل والوں نے کہا بے شک۔ آپ بیان کریں۔ چنانچہ دعوت الی اللہ کا موقعہ ملا۔ بعد ازاں ہم نے عبادت کے لئے کپڑا مانگا چنانچہ ہم دونوں عبادت میں مصروف ہو گئے۔ اس دوران اچانک کسی نے میری جیب میں ہاتھ ڈالا کہ ماچس چاہئے۔ اور تلاشی لینی شروع کر دی چنانچہ سلام پھیر کر پیچھے متوجہ ہوئے تو دیکھا چار افراد اسلحہ تانے کھڑے ہیں۔ انہوں نے ہم سے گاڑی کی چابی لے کر ہمیں خاموش رہنے کو کہا چنانچہ ہم دونوں نے ان کے سامنے منتیں کرنے اور التجائیں کرنے کی بجائے احکم الحاکمین کے سامنے بقیہ عبادت کے لئے مصروف ہو گئے۔ ہماری یہ اداء معلوم ہوتا ہے عرش پر بھلی معلوم ہوئی۔ خدا نے ہمارے خوف کو امن میں بدلنے کا فیصلہ فرمالیا۔ عبادت سے فراغت کے بعد قرب و جوار سے لوگ جمع ہو گئے ہوٹل والوں نے اور قریبی ڈوگر زمینداروں نے ہمارے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہماری دعوت الی اللہ اور ادائیگی عبادت کی وجہ سے خداتعالیٰ نے ان کے دل میں ہمارے لئے نرم گوشہ رکھ دیا تھا۔ چنانچہ ایک زمیندار ہمیں اپنے گھر لے گیا انہوں نے ہماری چائے وغیرہ سے تواضع بھی کی اور فوراً ٹیلی فون پر پولیس کو سارے واقعہ کی اطلاع دی۔ تھوڑی ہی دیر میں پولیس انسپکٹر جو بڑے بہادر اور فرض شناس تھے بمع اپنی گارد کے تشریف لے آئے۔ قرب و جوار اور ہوٹل والوں سے پوچھ کر اس راستے کی طرف چل پڑے جدھر گاڑی گئی تھی اور وہ کچا راستہ نہر کے ساتھ ساتھ جاتا تھا۔ القصہ مختصر گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کی تگ و دو کے بعد خدا کے فضل و کرم سے گاڑی ایک جگہ کھڑی مل گئی ہوا یوں کہ پولیس والوں کی گاڑی پر بڑی لائٹس لگی ہوئی تھیں جو دور دور تک مار کرتی ہیں ڈاکوؤں نے جب دور سے محسوس کیا کہ ہمارا تعاقب ہو رہا ہے تو ڈر کر گاڑی چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حسن اتفاق سے گاڑی میں چابی لگی ہوئی تھی۔ وہیں موقعہ پر پولیس انسپکٹر نے گاڑی ان کے حوالے کی۔ اور پھر واپسی پر چائے پلائی۔ دلجوئی بھی کی۔ خدا کی تقدیر نے کس شان سے حضرت امام جماعت کی بات پوری فرمائی خوف پیدا ہوں گے خدا ان خوفوں کو امن میں تبدیل فرمادے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

# مولانا سلطان احمد پیر کوٹی

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی سویڈن

محترم مولانا سلطان احمد پیر کوٹی کی وفات کی خبر ملی تو آنکھوں کے سامنے ربوہ کے ابتدائی دنوں کی لائبریری کا ماحول پھرنے لگا۔ قصرِ امامت کے ساتھ لائبریری اور لائبریری کے ساتھ زودنویسی کا دفتر تھا۔ محترم مولانا محمد یعقوب صاحب طاہر سے تو محلہ داری کی وجہ سے تعلق تھا ہی اس لئے مولانا کبھی کبھار ہمیں لائبریری میں کتابوں کی الماریاں چھانتے دیکھتے تو اپنے دفتر میں ہی اپنے پاس بٹھا لیتے۔ انہی دنوں مولانا سلطان احمد پیر کوٹی صاحب سے سرسری تعارف ہوا۔ پھر الفضل کا دفتر ربوہ منتقل ہوا تو اسی گلی میں مولانا کا مکان بھی تھا۔ تنویر صاحب سے یا بھائی مسعود احمد خاں دہلوی سے ملنے کے لئے جانا ہوتا تو مولانا سے بھی نیاز حاصل ہو جاتا۔ بھائی مسعود احمد خاں دہلوی کے زمانے میں تو پیر کوٹی صاحب باقاعدہ الفضل کے ادارے کے رکن بن گئے تھے۔

ہمارے ملک کے صحافیوں میں سے مولانا غلام رسول مہر صاحب کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ دیکھنے میں بالکل دیہاتی نظر آتے تھے۔ انہیں دیکھ کر کسی کو گمان بھی نہیں ہوتا تھا کہ یہ اتنے بڑے صحافی ہیں۔ یہی حال ہمارے مولانا پیر کوٹی صاحب کا تھا۔ دیکھنے میں عالم نظر آتے تھے نہ صحافی نہ بند باندھے بازار میں 'خریداری کرتے نظر آتے تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آتا تھا کہ یہ اتنے بڑے عالم' مؤلف اور صحافی ہیں۔ ہم نے انہیں لباس سے ہمیشہ بے پروا پایا۔ پگڑی باندھے بھی نہیں دیکھا۔ ٹوپی ضرور اوڑھتے تھے۔

مولانا سے ربط ضبط بڑھا تو معلوم ہوا کہ محض زودنویس نہیں۔ ادب کا اچھا ذوق رکھتے ہیں۔ حضرت امام جماعت ثانی کی تقریریں لکھنا کوئی معمولی کام نہیں تھا۔ حضرت امام جماعت ثانی ایسی پرشوکت آواز میں تقریر فرماتے تھے کہ سننے والے سر دھنتے تھے ایسے وقت میں تمام الفاظ کو لفظ بہ لفظ ریکارڈ کرنا ہمارے عالم زودنویسوں ہی کا کام تھا۔ مولانا پیر کوٹی صاحب محض زودنویس نہیں تھے حوالوں کی تنقیح کرنے میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ اس مشق نے انہیں تالیف اور تصنیف کی طرف راغب کیا۔ ان کی پہلی تالیف 'طبع ہوئی تو آپ نے خاکسار کو اپنے دستخطوں سے مرحمت فرمائی۔ اس طرح ان کے ساتھ رشتہ مودت استوار ہو گیا۔ پھر ان کے بھانجے عزیزی محمد خالد' کی وجہ سے بھی تھوڑا بہت تعلق بن گیا۔ خالد' کالج میں تو ہمارا شاگرد شاید نہیں رہا شعر و شاعری کے ناطے سے اس کا آنا جانا ہمارے ساتھ تھا۔ اس کی شاعری میں بہت توانائی اور تازگی تھی۔ اب تو اس کی شاعری کا جدید اردو شاعری میں خاصا نمایاں مقام ہے۔ پہلی بار اس کا تعارف مولانا پیر کوٹی صاحب نے ہی کروایا تھا کہ میرا بھانجا ہے اور شعر و شاعری سے بہت شغف رکھتا ہے۔ عزیزی' خالد' ابتدا میں خالد آفاقی کہلاتا تھا۔ اب محض محمد خالد لکھتا ہے۔ ضیاء الحق کے دور میں اردو ادب کی جو چند مزاحمتی غزلیں مشہور ہوئیں ان میں محمد خالد کی غزل بھی ہے۔

کیا تماشا ہے نہ تھی آنکھ میں حیرانی تک!

جسم جسم سے چتھیڑے اترے ہیں ابھی خیر مناؤ!
تن سے اترے گا یہاں جامئہ عریانی تک!

مولانا پیر کوٹی صاحب کے علمی تبحر کا اندازہ پہلی بار تنویر صاحب کے ساتھ ایک ملاقات میں ہوا۔ تنویر صاحب نے ان سے کوئی علمی مسئلہ چھیڑ رکھا تھا۔ مولانا' حوالے پر حوالہ دیئے جا رہے تھے۔ ہم بھی حاضر تھے اور دم بخود۔ مولانا چلے گئے تو میں نے حیرت کا اظہار کیا کہ پیر کوٹی صاحب تو بہت بڑے عالم نکلے! تنویر صاحب بولے اور کہا! ان کی سادگی پر نہ جاؤ یہ اندر سے بڑے بزرگ اور عالم ہیں!

ربوہ کی وہ گلی جسے لوگ الفضل والی گلی کہتے تھے بڑی آباد گلی تھی۔ استاذی المحترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب' کے مقابل بھائی مسعود احمد خاں دہلوی' مسعود بھائی کے مکان والی لائن ہی میں دو چار مکان ہٹ کر مولانا پیر کوٹی صاحب اور گلی کے شروع میں مولانا اجمل شاہد اور ان کے والد محترم منشی سربلند خان صاحب' اور گلی کے آغاز ہی میں سڑک کے دوسرے کنارے پر سیٹھ محمد اعظم صاحب! کتنے ہی نادر روزگار لوگ آس پاس رہتے تھے۔

دلی کے تھے کیا کوچے اوراقِ مصور تھے
جو شکل نظر آئی تصویر نظر آئی!

اب ان میں سے کچھ تو اگلے جہان چلے گئے' بھائی مسعود جرمنی میں اور اجمل شاہد امریکہ میں جا بسے! دو برس پہلے کینیڈا کے مشاعرہ میں عزیزی افضال نوید نے کیا خوب صورت شعر سنائے۔

وہاں جو جائیں تو کس کے لئے وہاں جائیں!
کہ میرے شہر کا نقشہ بگڑ گیا ہو گا!
گلی گلی تری خوشبو کو لے کے چلتی تھی
ہوا کا سانس بھی اب تو اکھڑ گیا ہو گا!

بات "الفضل" کی گلی سے چلی تو کہاں پہنچ گئی! اس گلی میں اب ہمارے جاننے والوں میں سے شاید ہی کوئی رہ گیا ہو!

مولانا پیر کوٹی صاحب کی طبیعت میں خشکی یا یبوست بالکل نہیں تھی۔ مزاح اور شگفتگی ان کے مزاج کا حصہ تھی اس لئے ان کا قہقہہ بھی دوسروں سے الگ سنا جا سکتا تھا۔ بہت زندہ دل انسان تھے مگر اپنے حال میں مست اور کام میں مگن! کتابوں سے شغف رکھتے تھے اسی وجہ سے انہیں سلسلہ کے علم کلام پر خاصا عبور حاصل تھا۔ انہیں اپنے رنگ میں سلسلہ کی خدمت خوب توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

---

تری آمد کا منظر رہ گیا ہے
یہ گھر آئینہ بن کر رہ گیا ہے

نہ اسود اور نہ احمر رہ گیا ہے
یہ انساں بن کے پتھر رہ گیا ہے

مجلّی کیوں نہ ہو وہ شیشۂ دل
کہ جس میں عکسِ دلبر رہ گیا ہے

جسے تھا ناز یکتائی پر اپنی
تجھے دیکھا تو ششدر رہ گیا ہے

ہے دیکھا جس نے اس آئینہ رُو کو
وہ خود آئینہ بن کر رہ گیا ہے

تری مدحت میں گزری عمر ساری
مگر لکھنے کو دفتر رہ گیا ہے

ہیں ضبطِ غم سے اشک آلود آنکھیں
کنارے پر سمندر رہ گیا ہے

تموج میں اُدھر ہے بحرِ عصیاں
اِدھر کشتی نہ لنگر رہ گیا ہے

ہیں سب ہی مدّعی شیشہ گری کے
ہر اک بن کر سکندر رہ گیا ہے

ابھی باقی ہے دل میں کچھ کدورت
یہ آئینہ مکدّر رہ گیا ہے

وہ جس سے تھی امیدِ رہنمائی
وہ فتنوں میں الجھ کر رہ گیا ہے

ہوس کی ساری دیواریں گرا دیں
اَنا کا ایک پتھر رہ گیا ہے

متاعِ زیست کر دی نذرِ دنیا
سنبھال اس کو جو بچ کر رہ گیا ہے

سلیمِ خستہ کی حالت نہ پوچھو
وہ بن کر اک سخنور رہ گیا ہے

سلیم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد لطیف قیصر ابن محترم محمد شفیق قیصر

# محبتِ الٰہی

محبت وہ چیز ہے جس کی آج تک کوئی فلاسفر یا دانشور معین تعریف نہیں کر سکا۔ ہر کسی نے اس کو اپنے اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ محبت ایک جذباتی کیفیت کا نام ہے جس میں کوئی شخص کسی دوسری چیز کے لئے اپنے اندر ایک خاص کشش کو محسوس کرتا ہے اور اس چیز کو پانے کی تمنا کرتا ہے۔ یہ کشش یا خواہش انسان کی جبلت میں شامل ہوتی ہے۔ کسی چیز سے محبت کرنا انسان کا جبلی تقاضہ ہے۔ اس کشش یا پانے کی تمنا کے پیچھے بنیادی طور پر دو عناصر ہوتے ہیں۔ حسن اور احسان! خدا تعالیٰ سے محبت ان دونوں عناصر پر بنیاد کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات اپنی صفات کے لحاظ سے اس قدر حسین ہے کہ انسان کا خدا کے حسن کی طرف مائل ہو جانا ایک فطری عمل بن جاتا ہے اور دوسری طرف خدا کی رحمانیت خدا تعالیٰ کے احسان کو ظاہر کرتی ہے اور انسان مزید خدا کی طرف کھنچتا چلا جاتا ہے۔

حسن ایک ایسی چیز ہے جس کی طرف انسان کا دل فطری طور مائل ہوتا ہے اور انسان اس چیز کو اس کی خوبصورتی کی وجہ سے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی حسن کا مشاہدہ کرنے سے انسان کے دل میں حسین چیز کے لئے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے۔ حسن الٰہی اس کی وحدانیت اس کی عظمت اور اس کی کاملیت میں ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے۔

کہ خدا تعالیٰ اپنی ذات میں ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ سو اپنی ذات میں ایک ہونا اور اپنے ساتھ کسی ذات کو شریک نہ کرنا خدا تعالیٰ کا حسن ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں بلکہ دوسری چیزیں اس کی محتاج ہیں۔ دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں جو کہ کسی دوسری شے کی محتاج نہ ہو اور اپنی ذات میں کامل ہو۔ انسان کامل چیز سمجھی جاتی ہے۔ لیکن یہ پانی' روٹی اور ہوا کا محتاج ہے۔ سورج ہے جو کہ گیس اور اپنے حجم کو برقرار رکھنے کے لئے دوسرے سیاروں سے مواد لینے کا محتاج ہے۔ غرض کہ اس کائنات میں کوئی شے ایسی نظر نہیں آتی جس کو کسی دوسری چیز کی ضرورت نہ پڑے۔ صرف خدا کی ہستی ہی ایسی ہے جس کو کسی دوسرے شے کی حاجت نہیں۔ خدا اپنی ذات میں ایک مکمل اور کامل چیز ہے اور یقیناً ایک مکمل چیز کا حسن ایک نامکمل چیز کے حسن سے زیادہ ہوتا ہے۔ سو انسان خدا کی کاملیت کی وجہ سے اس کے حسن پر اطلاع پاتا ہے۔ اور خدا کی محبت انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔

خدا تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک "الودود" بھی ہے جس کے معنی اس ذات کے ہیں جس سے محبت کی جائے یا وہ ذات جو ہم سے محبت کرے۔ یعنی خدا تعالیٰ بیک وقت عاشق بھی ہے اور محبوب بھی۔ کلام الٰہی میں آتا ہے کہ!

"وہ تو بے حد بخشنے والا اور کمال محبت کرنے والا ہے۔"

محبت کا دوسرا محرک احسان ہے۔ احسان کا مادہ حسن ہے۔ احسان اپنے وسیع معنی میں عمل کی خوبی اور رعنائی کا نام ہے۔ اسمائے حسنیٰ میں ایک نام محسن یعنی احسان کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے ساتھ جو سلوک بھی روا رکھتا ہے وہ احسان کے رنگ میں رنگا ہوتا ہے۔ اگر کسی آنکھ کو اس کی رعنائی نظر نہ آئے تو یہ اس آنکھ کی اپنی بے نوری ہے۔ سو ایک ایسی ہستی کے لئے جس کا انسان کے ساتھ کیا گیا ہر سلوک احسان ہو انسان کے دل میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان اس کے خالق ہونے کی وجہ سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور ایک "نہ ہونے" کی حالت سے "ہونے" کی حالت میں لے کر آیا۔ سو کسی بھی چیز کو اس کا وجود بخش دینے سے بڑا احسان کیا ہو سکتا ہے۔ اور وہ خدا نے انسان کو بخشا دوسری طرف اپنی رحمانیت کی صفت کے تحت تمام وہ اشیاء جو انسان کی زندگی کے لئے ضروری تھیں اس کو بن مانگے مہیا کیں۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے سورج' چاند' زمین' ہوا اور پانی پیدا کئے اگر یہ تمام چیزیں نہ ہوتی تو انسان زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔ یہ تمام اشیاء انسان کو کسی عمل کے نتیجے میں نہیں ملیں بلکہ ان چیزوں کا ملنا خدا کی رحمانیت کی وجہ سے ہے۔ رب' رحمان' رحیم اور مالک یوم الدین جیسی صفات خدا تعالیٰ کے احسان پر دلالت کرتی ہیں۔

ان صفات کا بیان اس لئے کیا گیا ہے کہ انسان کا دل احسان الٰہی کو دیکھ کر محبت کے جوش سے اس کی طرف کھنچا چلا جائے۔ لفظ اللہ حسن الٰہی پر دلالت کرتا ہے اور اس کے ساتھ حمد کی تخصیص میں یہ اظہار ہے کہ یہ حسن و احسان حقیقی طور پر بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی میں موجود نہیں۔

محبت کی ابتداء خدا تعالیٰ کی جانب سے ہوئی ہے اور محبت الٰہی ہی تمام محبتوں کی بنیاد ہے اور سرچشمہ ہے۔ جس طرح "(-) اصول کی فلاسفی" میں حضرت بانی سلسلہ بچے کی ماں سے محبت کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

"درحقیقت یہ وہی کشش ہے جو معبود حقیقی کے لئے بچہ کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ بلکہ ہر ایک جگہ جو انسان تعلق محبت پیدا کرتا ہے درحقیقت وہی کشش کام کر رہی ہے۔ اور ہر ایک جگہ جو یہ عاشقانہ جوش دکھلاتا ہے درحقیقت اسی محبت کا وہ ایک عکس ہے۔ گویا دوسری چیزوں کو اٹھا اٹھا کر ایک گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا ہے جس کا اب نام بھول گیا ہے۔ سو انسان کا مال یا اولاد یا بیوی سے محبت کرنا یا کسی خوش آواز کے گیت کی طرف اس کی روح کا کھینچے جانا درحقیقت اسی گمشدہ محبوب کی تلاش ہے۔"

یعنی انسان کی جبلت میں جو جذبہ ماں کے لئے رکھا گیا ہے بنیادی طور پر وہ جذبہ خدا تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے۔ سو انسان کی کسی بھی چیز سے محبت کی بنیاد محبت الٰہی ہی ہے۔

خدا تعالیٰ انسان کے وجود کو نیستی (Not Being) کی حالت سے وجود پذیر (Becoming) کی حالت میں لے کر آیا جو کہ انسان کی مادی حالت ہے اور یہاں سے انسان ہستی (Being) یعنی روحانی حالت کی طرف سفر کرتا ہے۔ وجود پذیر ہونے کی حالت میں انسان کے دل میں مادی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کا دل ظاہری طور پر نظر آنے والی خوبصورت شے کی طرف کھنچتا ہے۔ لیکن اس محبت میں انسان کبھی سکون کی اعلیٰ حالت کو نہیں پا سکا۔ انسان کسی بھی مادی چیز سے خواہ کتنی ہی محبت کیوں نہ کرے اس کے دل میں تشنگی پھر بھی باقی رہتی ہے۔ انسان کی یہ بے چینی اس کو غیر مادی محبت کا پتہ دیتی ہے پھر چشم بصیرت ہی جو غیبی محبوب یعنی خدا کو اگر پہچان سکے تو پہچان لے۔ پھر انسان خدا کو پہچاننے کے بعد خدا سے اپنی محبت کا آغاز کرتا ہے جو کہ مختلف مراحل سے گزرتی ہوئی اس حالت میں پہنچتی ہے جسے ہم "فنا" کہتے ہیں۔ مادی محبتوں میں ہمیں "فنا" کی مثال نہیں ملتی۔ "فنا" اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ جس میں انسان ہر چیز کو بھلا کر اپنے محبوب کا ہی ہو جاتا ہے۔ یہ تمام مادی محبتوں پر غالب ہوتی ہے اور یہاں تک کہ انسان اپنے سب سے بڑے محبوب یعنی اپنے آپ کو بھی بھلا چھوڑتا ہے۔ فنا کی یہ کیفیت ہی ہستی ہے محبت الٰہی کی انتہاء ہے اور اپنے گمشدہ محبوب کی شناخت ہے۔

○○○

یادِ رفتگان

# محترم حنیف قمر علوی سائیکل سیاح

سلیم شاہجہانپوری

محترم حنیف قمر علوی کا نام سلسلہ کے معمر اور سن رسیدہ لوگوں کے لئے کوئی نیا نام نہیں۔ یہ ایک جانا پہچانا اور معروف نام ہے۔ یہ نام ہے افراد جماعت کے ان فدائی خدام کا جنہوں نے تن تنہا "دعوت الی اللہ" کے اہم فریضہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا اور تمام عمر متلاشیان حق کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

حنیف قمر علوی صاحب کا نام مجھے اس لئے بھی پیارا لگتا ہے کہ ان کے ذریعہ میرے محترم خسر سید محمد حسن صاحب اسٹیشن ماسٹر کو حلقہ بگوش احمدیت ہونے کی توفیق ملی۔

یہ اب سے قریباً ساٹھ سال پرانی داستان ہے جسے قارئین "الفضل" اور داعیان الی اللہ کی یادوں کو تازہ کرنے اور ازدیاد ایمان کے لئے زیب قرطاس کیا جاتا ہے۔

میرے محترم خسر سید محمد حسن صاحب بی بی سی آئی آر (پہلے بڑودہ سینٹرل انڈیا ریلوے) میں اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کے عہدہ پر فائز تھے اور اس سلسلہ میں انہیں بی بی سی آئی آر کے وسطی ہندوستان میں پھیلے ہوئے اکثر اسٹیشنوں پر خدمات انجام دینے کے مواقع فراہم ہوئے۔ چتوڑ گڑھ' رتلام' نیمچ' فتح گڑھ' رادت پور' کیماں اور وغیرہ۔ میری شادی کے وقت حضرت بابو صاحب' چوڑ گڑھ کے اسٹیشن پر خدمات انجام دے رہے تھے۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ محترم حنیف قمر علوی صاحب جو ان دنوں سائیکل سیاحی کے ذریعہ ہندوستان کے گوشے گوشے میں بسنے والے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کا فریضہ از خود اور رضاکارانہ طور سے انجام دے رہے تھے۔ چوڑ گڑھ پہنچے اور میرے محترم خسر سید محمد حسن صاحب نے جو ایک نیک دل اور فرشتہ خصلت انسان تھے ان کو چند روز کے لئے اپنا مہمان بنایا اور ان کی عارضی رہائش کا بندوبست بھی کر دیا۔ بعد ازاں تعلقات میں اتنی پختگی پیدا ہوئی کہ محترم حنیف قمر صاحب نے کافی عرصہ وہاں قیام کیا۔ اسی دوران میرے خسر صاحب نے ان سے ناظرہ کلام الٰہی کی تعلیم حاصل کی۔ قمر صاحب نے ان کو پیغام حق پہنچایا تو انہوں نے بے چوں و چرا قبول کر لیا اور سچے دل سے حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔

اس واقعہ کے ساتھ میرے ذہن کے دریچوں سے ایک دلفریب شکل جھانک رہی ہے۔ نام تو اب یاد نہیں آ رہا لیکن یہ یاد ہے کہ وہ ایک خوش شکل اور میانہ قد انسان تھے۔ آنکھوں سے ذہانت ٹپکتی تھی۔ اپنے ساتھ ٹریکٹ اور اشتہارات سے بھرا ایک بیگ (تھیلا) بھی رکھتے تھے۔ دوستوں میں لٹریچر بلا قیمت تقسیم کرتے رہتے تھے۔ کوئی دوست برضا و رغبت عطیہ کی رقم پیش کرتے تو قبول کر لیتے تھے اور مسلسل دعوت الی اللہ کا فریضہ بذریعہ لٹریچر انجام دیتے رہتے تھے۔ جو ہمارے سندھ میں ماسٹر محمد پریل کی مثال موجود ہے وہ کمال ڈیرو کے رہنے والے تھے اور اپنے طور پر سندھی میں ٹریکٹ لکھتے اور اور خود ہی چھپواتے اور مفت تقسیم کرتے تھے۔ دوران قیام نواب شاہ میری ماسٹر صاحب سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہیں اور انہیں دعوت الی اللہ کے کام میں سرشار پایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی خدمات کو بپایہ قبول شرف عطا فرمائے۔

○○○

## امداد برائے مستحق طلباء

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اطلاعات و اعلانات

## اعلان

○ اس سال سوئمنگ پول کا آغاز خدا تعالیٰ کے فضل سے 15- اپریل 97ء سے ہو چکا ہے۔ یکم مئی 97ء سے صبح کی شفٹ بھی شروع ہے۔ انصار- خدام اور اطفال کے لئے ورزش اور تفریح کا بہترین موقع میسر ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ ممبر شپ فارم دفتر سوئمنگ پول دفتر مقامی اطفال اور معتمد صاحب خدام الاحمدیہ پاکستان سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

شفٹوں کے اوقات حسب ذیل ہیں۔

صبح 5-15 تا 6-00 بجے متفرق

شام 5-15 تا 6-00 بجے اطفال

شام 6-00 تا 6-45 بجے خدام

(انچارج سوئمنگ پول ربوہ)

## یونیق سکالرز اکیڈمی کی نمایاں پوزیشن

○ یونیق سکالرز اکیڈمی ربوہ کی طالبہ میمونہ صدیق بنت محمد صدیق صاحب (سول جج) کلاس پنجم نے نظارت تعلیم کے سالانہ امتحان دینیات 97ء میں 73/75 نمبر حاصل کر کے ربوہ کے تمام سکولوں میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بچی کو مزید کامیابوں سے ہمکنار کرے۔

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے مستقل پروگرام

### پروگرام از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

| | |
|---|---|
| جمعہ خطبہ | 5-00 بجے شام |
| جمعہ ملاقات اردو سوال وجواب | 6-15 بجے شام |
| ہفتہ بچوں سے ملاقات (انگریزی) | 7-00 بجے شام |
| اتوار ملاقات (انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ) | 7-00 بجے شام |
| پیر ہومیو پیتھی کلاس | 7-00 بجے شام |
| منگل ترجمہ کلام الٰہی کلاس | 7-00 بجے شام |
| بدھ ترجمہ کلام الٰہی کلاس | 7-00 بجے شام |
| جمعرات ہومیو پیتھی کلاس | 7-00 بجے شام |
| لقاء مع العرب عرب دوستوں سے ملاقات کا پروگرام روزانہ | 8-00 بجے شام |
| بدھ حضرت صاحب کا کوئی پرانا خطبہ | 5-00 بجے شام |
| جمعرات جماعت احمدیہ پر اعتراضات کے جوابات | 3-00 بجے شام |

### تراجم خطبات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

| | |
|---|---|
| پشتو منگل اور جمعہ | دوپہر گیارہ بجے |
| سرائیکی اتوار | دوپہر گیارہ بجے |
| سندھی جمعرات | دوپہر گیارہ بجے |
| بنگلہ پروگرام روزانہ | سہ پہر پانچ بجے |

### زبانیں سیکھئے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر ہفتہ بھر مختلف اوقات میں مختلف زبانوں کی کلاسز جاری رہتی ہیں جن کے ذریعہ باسانی ان زبانوں سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔

اردو کلاس روزانہ سات بجے صبح (اور دو بجے سہ پہر) حضرت صاحب اردو زبان پڑھاتے ہیں۔

| | |
|---|---|
| ہفتہ چینی زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| اتوار چینی زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| سوموار نارویجین زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| منگل فرنچ زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| بدھ عربی زبان | 4-30 بجے سہ پہر |
| جمعرات ڈچ زبان | 4-30 بجے سہ پہر |

ہر جمعہ کو 3 بجے شام کمپیوٹر سب کے لئے۔ کمپیوٹر سیکھنے کی منفرد کلاس انسٹرکٹر مرزا غلام احمد قادر ایم ایس سی (کمپیوٹر انجینئرنگ)

## والدین اور قائدین اضلاع و مربیان اطفال اضلاع متوجہ ہوں

1- مربیان اطفال اضلاع و مجالس کا تقرر کروائیں۔

2- جہاں بیوت الذکر نہیں وہاں جماعت سینٹر مقرر کروائیں۔

3- والدین بچوں کی تربیت کے لئے نظام جماعت سے تعاون فرماویں۔

4- دینی معلومات میں اضافہ کی طرف توجہ کے لئے کلام الٰہی کلاسز کا بندوبست کروائیں۔

5- حضرت صاحب سے تعلق پیدا کرنے کے لئے دعائیہ خطوط لکھوائیں۔

6- بیوت الذکر میں حاضری کی طرف توجہ دلائیں۔

7- بچوں میں اچھے اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

8- بچوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔ جہاں کوئی قابل اصلاح امر دیکھیں اس میں بہتری کی کوشش کریں۔

(مربی اطفال پاکستان)

## بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

بقیہ صفحہ 3

فرماویں کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے۔ ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسروں کے لئے پاک نمونہ ہوں جبکہ ہم دار فانی سے کوچ کریں تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار' اطاعت گزار اور مخلص تابعدار رہوں۔ آمین۔

(بدر- 10- دسمبر 1908ء)

○○○

بقیہ صفحہ 4

قائدین کو کیا ضرورت تھی 'کیا وہ بھی اہم ہیں؟

بہر حال یہ علاقہ آج جنت نگاہ ہے۔ لوگ سر دھن رہے ہیں۔ چمکتی' مسکراتی آنکھوں سے اس خوبصورتی کو دیکھ رہے ہیں جو ارد گرد بکھری ہوئی ہے۔ سب اس پھول میلے سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ پھول ہی پھول۔ مگر خوشبو کہاں۔ نہ جانے یہ کیا ہوا؟ شاید ان پھولوں پر بھی ان انسانوں کا سایہ پڑ گیا جو خود خوشبو سے خالی ہو چکے ہیں۔ جو بظاہر تو خوبصورت نظر آتے ہیں لیکن اندر سے بھیڑیے باہر سے تو حسین" اندر جھانکیں تو حد درجہ مکروہ' باہر' لیپا پوتی مگر اندر تعفن۔

ہم کون سا دن منا رہے ہیں؟ اس سال ہم نے کون سا کارنامہ کیا ہے جس پہ خوشی کا اظہار کریں؟ کونسی ایسی بات کی ہے جس پر سر فخر سے بلند کریں؟ آیئے یوم استحکام پاکستان منائیں اور سوچیں پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی طرف منتقل کریں۔ آیئے تجدید عہد کریں کہ ہم اس پاک سرزمین کو' جو ہم نے بہت جدوجہد کے بعد حاصل کی' انسانی خون سے رنگ دیں گے۔ آیئے اتحاد' ایمان اور تنظیم کا نعرہ بلند کریں کیونکہ ہم نے اتحاد کی تعلیم پہ عمل پیرا ہو کر اس سال بہت منافرت کے بیج بوئے' بہت فرقہ وارانہ کشیدگی کا مظاہرہ کیا۔ آیئے تنظیم کی بات کریں۔ کیونکہ اس سال ہم نے دہشت گردی کے سب ریکارڈ توڑ دیئے۔ اور ایمان؟ خیر یہ موضوع رہنے ہی دیں تو بہتر ہو گا۔ آیئے عہد کریں کہ ہم اتحاد' ایمان اور تنظیم کی دھجیاں بکھیر دیں گے۔ قائد نے کیا کہا وہ تو قصہ ماضی ہو چکا۔ ہمیں تو نئی روایات قائم کرنی ہیں۔ دہشت گردی کی' منافرت کی' انسانی خون کی ارزانی کی۔ آیئے اپنے ان قابل فخر کارناموں پر فخر کا اظہار کریں۔ اے کاش کوئی ہمیں اس قعر مذلت سے بچائے۔ جس میں ہم گرتے جا رہے ہیں۔ کاش کوئی ہمیں انسان بنا دے۔ کاش ہمیں صراط مستقیم پہ چلا دے۔ اللہ تو ہی اس ملک کی حفاظت کر' تو ہی ہمیں ہدایت دینا۔ ہمارا سر تیرے ہی آستانہ پر جھکا ہوا ہے' ہم تیری ہی رحمت کے طلبگار ہیں۔ اے اللہ ہماری فریادیں سن!

○○○

**خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 22- مئی-1997ء**
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ پانی اور بجلی کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے سینیٹ میں بتایا کہ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف بلوچستان میں گوادر کو فری پورٹ بنانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبہ کے باعث وسطی ایشیائی ممالک بھی مستفید ہوں گے۔ پسنی میں پاور ہاؤس کی تعمیر سے گوادر کو چوبیس گھنٹے بجلی کی فراہمی ممکن ہو جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ بجٹ سے پہلے بجلی کی فراہمی کی پالیسی کا اعلان کیا جائے گا۔ او۔ جی۔ ڈی۔ سی میں کوٹے کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ نئی مردم شمار تک صوبوں کے کوٹے تبدیل نہیں کئے جاسکتے البتہ نئی مردم شماری کے بعد اگر ضروری سمجھا گیا تو اس میں ردوبدل کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ واپڈا نے غازی بروتھا ہائیڈل پراجیکٹ کے لئے 11253۔ ایکڑ اراضی حاصل کرلی ہے۔ اس منصوبے پر 89840 ملین روپے لاگت آئے گی۔

○ امریکہ نے اپنے اس موقف کا پھر اعادہ کیا ہے کہ جموں وکشمیر کی پوری ریاست متنازعہ علاقہ ہے اور اس کا فیصلہ کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق ہونا چاہئے۔ پاکستانی وزیر خارجہ گوہر ایوب خان اور امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائٹ کی 45 منٹ کی ملاقات کے بعد امریکہ کے محکمہ خارجہ کے ترجمان نکولس برنز نے اپنی بریفنگ میں آزادی سے پہلے کی ریاست کشمیر کے الفاظ استعمال کئے جس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ اس میں بھارتی مقبوضہ کشمیر' آزاد کشمیر' پاکستان کے شمالی علاقے' اور چین کو دیا گیا علاقہ شامل سمجھتا ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ ملاقات میں گوہر ایوب نے ایف 16 طیاروں کا مسئلہ بھی اٹھایا لیکن کہا کہ یہ غلط ہے کہ پاکستان نے اس معاملے کو عدالت میں لے جانے کی دھمکی دی ہے۔ امریکہ یہ رقم واپس کرنے کا عزم کئے ہوئے ہے۔ اور انڈونیشیا کو یہ طیارے بیچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک اس کی کانگرس سے منظوری نہیں ملی۔ اور نہ ہی کچھ عرصہ تک ایسا ہو سکے گا۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ دونوں ملکوں میں گرفتاریوں سے پیدا شدہ مسائل مفاہمانہ انداز میں حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ سینیٹ نے سرکاری اختیارات کا ناجائز استعمال روکنے کے قانون کی منظوری دے دی ہے۔ اس قانون کی رو سے کوئی بھی ادارہ' دفتر یا شخص حاصل شدہ اختیارات کو مناسب جائز اور منصفانہ استعمال کرنے کا پابند ہو گا۔ جو کوئی حکم نامہ جاری کرے گا اس کی وجوہات بھی بیان کرے گا۔ اور متعلقہ فریق کو باقاعدہ نقل فراہم کرے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس قانون میں سو سال بعد ترمیم کی گئی ہے۔ قومی اسمبلی اس بل کی پہلے ہی منظوری دے چکی ہے۔ پی پی پی کے ممبران رضا ربانی اور اعتزاز احسن نے اس قانون کی تعریف کی اور کہا کہ ان کی پارٹی نے عوام کے مفادات میں ہونے کے باعث اس قانون کی مخالفت نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ پاکستان کے اوپنر کھلاڑی سعید انور نے بھارت کے خلاف ون ڈے میچ میں 194 رنز بنا کر ون ڈے کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے کا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ اس سے قبل یہ اعزاز ویسٹ انڈیز کے ویوین رچرڈز نے 189 رنز بنا کر قائم کیا تھا۔ پاکستان اس میچ میں بھارت کو ہرا کر آزادی کپ کے فائنل میں پہنچ گیا ہے جہاں اس کا مقابلہ سری لنکا سے ہو گا۔

○ قومی اسمبلی میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے خلاف تحریک استحقاق پیش کئے جانے پر پیپلزپارٹی کے ارکان نے احتجاجی طور پر واک آؤٹ کیا اور مستقل طور پر اسمبلی سے باہر رہنے کی دھمکی دی۔ پیپلزپارٹی کے لیڈروں نے کہا کہ عابدہ حسین اور فخر امام ہمیں مشتعل کر رہے ہیں تاکہ پیپلزپارٹی والے سڑکوں پر آئیں اور تین ماہ میں حکومت کی چھٹی ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نواز شریف اور بے نظیر دونوں کے خلاف سازش ہے اور سپیکر الہی بخش سومرو اس میں ساتھ شامل ہیں تاکہ دوسرے مقبول رہنما کو حالات کی خرابی کا ذمہ دار ٹھہرا کر منظر سے ہٹایا جائے۔ بعد ازاں حکومتی اراکین نے کہا کہ جائز شکایات کا ازالہ کیا جائے گا اس پر پیپلزپارٹی کے اراکین نے واک آؤٹ ختم کر دیا۔

○ گورنر سندھ ریٹائرڈ جنرل معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کے رہنماؤں کے خلاف سنگین مقدمات واپس نہیں لیں گے۔ چوتھی کیٹگری میں معمولی نوعیت کے 53 مقدمات پر نظر ثانی کی سفارش کی گئی ہے۔ عدالتیں ہی ان کے بارے میں کوئی فیصلہ کریں گی۔ ایم کیو ایم کے خدشات بے بنیاد ہیں کوئی آپریشن نہیں ہو رہا۔ منی چینجر ڈکیتی میں پولیس ملوث ہے تین اہلکار گرفتار ہو چکے ہیں۔ جب ان سے الطاف حسین کے بھائی کے قتل پر بے نظیر بھٹو اور نصیر اللہ بابر کے خلاف قتل کے مقدمہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب "میں سیاسی آدمی نہیں ہوں"

○ گوجرانوالا کے مقتول ایس ایس پی اشرف مارتھ کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ ان کو ناجی بٹ کے ساتھیوں نے قتل کیا ہے۔ گرفتاری کے لئے پولیس چھاپے مار رہی ہے۔ پولیس مقابلہ میں گرفتاری کے بعد اشرف مارتھ نے ناجی بٹ سے تفتیش کی تھی جس میں اس نے کروڑوں روپے کے ڈاکوں اور کئی شخصیات کے قتل کا اعتراف کیا تھا۔ ملزم تفتیش کے طریق کار سے نالاں تھا۔

○ امریکی محکمہ انصاف نے حکومت پاکستان سے کہا ہے کہ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو امریکی عدالت میں پیشی کے لئے آفیشل سیکرٹ ایکٹ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ امریکی اہلکار سابق وزیراعظم سے ملاقات کی کوشش کر رہے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھارتی وزیراعظم اندر کمار گجرال کے لئے وزیراعظم نواز شریف کی جانب سے پسندیدگی کے الفاظ ادا کرنے کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں نواز شریف کی طرح گجرال کو گڈ مین کہتی تو مجھے پھانسی پر لٹکا دیا جاتا۔ اسی لئے تو کہتی ہوں کہ لاہور اور لاڑکانہ کے وزیراعظم میں بڑا فرق رکھا جاتا ہے۔ میری اس بات کا کسی کو برا نہیں ماننا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے لاکھوں لوگوں کو روزگار دیا۔ موجودہ حکومت بیروزگار کر رہی ہے۔ لغاری کو بھی میرٹ پر ملازمت دی مگر کرسی بڑی ظالم چیز ہے۔ انتخابات میں ووٹروں کے ٹرن آؤٹ 15% کو 50% بنانے والے اب ملکی معیشت کی تباہی کا مزہ چکھیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم نے نواز شریف کو ہنی مون کا پیریڈ دیا لوگ ہی طے کریں گے یہ پیریڈ کتنا ہونا چاہئے۔ ہماری حکومت کے خاتمے کی افواہیں تو پہلے ہی دن شروع کر دی گئی تھیں۔ گندم گھی چینی نہیں ملیں گی یا مہنگی ملیں گی تو لوگ سڑکوں پر نکلیں گے تب پیپلزپارٹی فیصلہ کرے گی کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتوں کی کرپشن کا تعین کرنے کے لئے عدالتی کمیشن قائم کیا جائے میں مجرم ثابت ہو جاؤں تو مجھے جیل بھیج دیں۔ ورنہ دوسروں کو جیل میں ڈالیں۔

○ سندھ اسمبلی میں زبردست شور شرابہ ہوا ارکان میں تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا۔ اپوزیشن احتجاجاً واک آؤٹ کر گئی۔

○ فیصل آباد میں تحریک جعفریہ کے کارکن کو قتل کر دیا گیا۔

○ 1998ء کے صدارتی انتخاب کے لئے مسلم لیگ کے اندر جوڑ توڑ شروع ہو گیا ہے۔ چیئرمین سینٹ وسیم سجاد' گوہر ایوب' ظفر اللہ جمالی اور ڈاکٹر محبوب الحق امیدوار کے طور پر سامنے آسکتے ہیں۔ وزیراعظم کسی سندھی کو صدر بنانا چاہتے ہیں۔ فاروق لغاری کو دوسری مدت کے لئے بہر حال نامزد نہیں کیا جائے گا۔

○ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں جہاد ثانوی نوعیت کا ہے۔ یہ جہاد فی سبیل اللہ نہیں جہاد حریت ہے۔ آزادی کے لئے مسلم غیر مسلم سبھی جدوجہد کرتے ہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ الیکشن غیر آئینی تھے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213156

کوٹھی برائے فروخت
دارالبرکات ربوہ میں مرکزی شاہراہ کالج روڈ پر ایک کنال رقبہ پر تعمیر شدہ کوٹھی۔ رہائشی اور کمرشل مقاصد کیلئے موزوں۔ جملہ سہولیات مہیا۔ قابل فروخت ہے
رابطہ کیلئے: محمد رفیق 2/4 دارالبرکات کالج روڈ ربوہ فون: 212485

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں' بائیو کیمک ادویات رعایتی نرخوں پر' پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیوپیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔ کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: 771 فیکس: 212299

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام /۳۰، ۴۰ گرام /۹۰، ۱۰۰ گرام /۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /۲۵۰
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534